بسمله الرحمن الرحيم

درس :۱

(مقدمہ)

۱۔ کتاب آداب المتعلمین ان منفرد کتب میں سے ہے جس کو اکثر طلاب علوم دینی حوزہ علمیہ ، اپنے تعلیمی سفر کے آغاز میں ضرور پڑھتے ہیں اور اپنا تعلیمی سلسلہ شروع کرنے سے پہلے اس کتاب کے ذریعہ تزکیہ اور تربیت کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

۲۔ کتاب ہذا کے مصنف کے بارے میں مشہور یہ ہے کہ اس کتاب کو خواجہ نصیر الدین طوسی (رہ) نے لکھا ہے جو کہ اپنے دور کے بزرگ علماء اسلام میں سے تھے اور ذوفنون تھے۔ انکی سوانح حیات کو بیان کرنے کے لئے ایک مجزا اور الگ مقالہ کی ضرورت ہے۔ لیکن بعض علماء کا ماننا ہے کہ یہ کتاب خواجہ نصیر الدین طوسی نے تصنیف نہیں فرمایي ہے۔ بہر حال ہم کو اس سے غرض نہیں کہ کتاب کا مصنف کون تھا ہم امام صادق علیہ السلام کی اس حدیث ’’الحكمة ضالة المومن فحيثما وجد احدكم ضالّته فليأخذها‘‘[1] کو اپنی مشعل راہ بنا کر چلتے ہیں اور جو خوبصورت نکات نہایت ہی اختصار کے ساتھ اس کتاب میں بیان کئے گئے ہیں ان سے استفادہ کرتے ہیں۔

۳۔ گزشتہ زمانے سے علماء کا طریقہ کار یہ رہا ہے کہ وہ علم سے پہلے تزکیہ نفس کی طرف توجہ دلاتے تھے اور اس کا سبب یہ ہے کہ تزکیہ اور تربیت علم پر مقدم ہیں اور اس بات کی دلیل خود رسول گرامی اسلام ﷺ کی بنسبت نازل ہوئی وہ آیات ہیں جن میں بعثت کے مقاصد کو بیان کیا گیا ہے جہاں ارشاد باری تعالی ہے کہ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ[2]۔

اس آیت سے صاف واضح ہوتا ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ کی بعثت کا مقصد بھی پہلے تزکیہ نفس ہے بعد میں تعلیم۔ لہذا اسی سبب آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ بعثت لأتمم مكارم الاخلاق[3]۔

۴۔ علماء کی کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان دو چیزوں کے علاوہ ایک اور چیز کو مد نظر رکھتے تھے جس کا الگ سے بیان کرنا ضروری ہے۔ یعنی تعلیم اور تزکیہ کے ساتھ ساتھ طلاب دینی کو طریقہ کار تعلیم (Methodology) کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔ طریقہ کار کو الگ سے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہے علماء نے طریقہ کار تو بیان کیا ہے لیکن وہ اپنے زمانے کے اسلوب اور طریقہ کار کو پیش نظر رکھتے ہوئے بیان کیا ہے لیکن ہم اگر جدید زمانہ کے لحاظ سے طریقہ کار یا وسائل کو تبدیل کر سکتے ہیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ مثلا اسی کتاب میں ایک مقام ہے مصنف فرمائیں گے کہ آپ باریک و مہین نہ لکھیں ورنہ آپکے لئے آپکی دنیا و آخرت میں باعث مشقت ہے تو ممکن ہے جدید زمانے میں لکھنے کی جگہ کمپیوٹر لے چکا ہو اور اس میں ٹائپ کرنے کا زمانہ آ چکا ہو۔ اس مقام پر چھوٹا مہین اور بڑا لکھنا چند کلک سے تبدیل ہو سکتا ہے اور اس بات کو بیان کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے لہذا ان جیسی چیزوں کو طریقہ کار میں شمار کیا جائے اور ان میں زمانہ کے اعتبار سے تبدیلی لانے میں کوئی قباحت نہ سمجھی جائے۔

---

1. اصول الکافی، ج۸، ص۱۶۷ (کتاب الروضۃ، حدیث الناس یوم القیامۃ)۔
2. سورہ جمعہ آیت ۲۔
3. بحار الانوار، ج۶۸، ص۳۷۳۔

۵۔ مصنف کے مقدمہ سے ان نکات کو حاصل کیا جا سکتا ہے:

- ✓ بسملہ؛ حمد و ثنائے الٰہی اور صلوات بر محمد آل محمد۔
- ✓ بعض وقت بعض طلاب زیر تعلیم ہوتے ہیں لیکن انکو علم حاصل نہیں ہوتا، یا اپنے علم سے فائدہ حاصل نہیں کر پاتے ہیں کیونکہ وہ راستہ غلط اختیار کر لیتے ہیں یا تعلیم کی شروط کی رعایت نہیں کرتے ہیں۔
- ✓ مصنف نے جب بعض طلاب کو گمراہ ہوتے ہوئے دیکھا تو خود قلم بدست ہو گئے اور بے موقع تواضع اور انکساری کا اظہار نہیں کیا۔
- ✓ اس کتاب کی تصنیف میں موصوف نے گذشتہ علماء اور اپنے اساتذہ کی رہنمائیوں سے استفادہ کیا۔

۶۔ کتاب ہذا ۱۲ فصلوں پر مشتمل ہے:

- ❖ فصل اول: علم کی ماہیت اور اس کی فضیلت
- ❖ فصل دوم: نیت
- ❖ فصل سوم: علم کی نوعیت، استاد، دوست
- ❖ فصل چہارم: ہمت اور سنجیدگی
- ❖ فصل پنجم: دروس کی مقدار اور ترتیب
- ❖ فصل ششم: توکل
- ❖ فصل ہفتم: درس کے وقت
- ❖ فصل ہشتم: شفقت اور نصیحت
- ❖ فصل نہم: وقت سے بہترین فائدہ حاصل کرنا
- ❖ فصل دہم: ورع
- ❖ فصل یازدہم: حافظہ بڑھانا اور نسیان سے دور رہنا
- ❖ فصل دوازدہم: اسباب برکت رزق و عمر

ImamSadiq.tv